رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ • عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ

یوم چہارشنبہ

۱۷ شوال ۱۳۶۸ ھجری

فی پرچہ ۱ر

شرح چندہ
سالانہ ۱۲ روپے
ششماہی ۱۱ روپے
سہ ماہی ۶ روپے
ماہوار ½ ۲ روپے

جلد ۳ | ۱۰ ظہور ۱۳۲۸ ش | ۱۰ اگست ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۸۲

مشرقی بنگال کو اناج بھیجنے کی رفتار تیز کرنیکا پروگرام مرتب ہو گیا

کراچی ۹ اگست۔ مشرقی پاکستان کو اناج بہم پہنچانے کے سلسلے میں غور و خوض کرنے کے لئے کراچی میں دو روز سے جو خوراک کی کانفرنس پاکستان کے وزیر خوراک آنریبل پیرزادہ عبد الستار کی صدارت میں جاری تھی وہ آج اس فیصلے پر ختم ہو گئی۔ کہ مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان اور دیگر ممالک سے اناج بھیجنے کی رفتار کو مزید تیز کر دیا جائے۔ اور اناج کے بھیجنے کے سلسلے میں حمل و نقل میں مزید آسانیاں بہم پہنچائی جائیں۔ واضح رہے کہ اس وقت مشرقی پاکستان کے پاس مد محفوظ میں ایک لاکھ ٹن اناج ہے۔ اور اس نئے پروگرام سے یہ ڈیڑھ ایک لاکھ پچاس ہزار ٹن ہو جائیگا:۔

اس کانفرنس میں مشرقی پاکستان سے مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین کے علاوہ مشرقی بنگال کے وزراء خوراک سول سپلائیز اور سجالیات نے بھی شرکت کی۔

بھوٹان اور ہندوستان میں تجدید معاہدہ

نئی دہلی ۹ اگست: حکومت ہندوستان کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ہندوستان اور ریاست بھوٹان کے مابین دوستی اور صلح کا ایک نیا معاہدہ ہو گیا ہے۔ آج اس معاہدے پر دارجیلنگ میں سکم اور بھوٹان کے وفد کے پولیٹیکل افسر نے دستخط کئے۔ اس معاہدے کی رو سے ہندوستان نے مان لیا ہے۔ کہ وہ ریاست بھوٹان کے اندرونی نظم و نسق اور معاملات میں ہرگز کوئی دخل نہیں دے گی اور ریاست بھوٹان اپنے امور خارجہ کے سلسلے میں حکومت ہندوستان کا مشورہ قبول کیا کرے گی۔

۷۵ ہزار اشخاص کولمبو چھوڑ دینگے

کولمبو ۹ اگست:۔ کولمبو کی آبادی بہت ہی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ شہر میں آبادی کی کثرت کو اوسط درجہ پر لانے کے لئے اندازہ کیا جاتا ہے۔ ۷۵ ہزار فالتو اشخاص کو بہت جلد شہر چھوڑنا پڑے گا۔

حکومت اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ شہر کی بھیڑ بھاڑ اور تنگی کو دور کرنے کے لئے فالتو آبادی کو منتقل کرنے کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ ان کو کولمبو کے مضافات میں تین شہروں میں منتقل کیا جائیگا۔ آبادی کا انتقال ایک اسکیم کے ماتحت کیا جائیگا (ستار)

۲ کروڑ پاؤنڈ کا نقصان مال!

نیویارک ۹ اگست:۔ گذشتہ جمعہ میں ایکوڈور میں جو شدید زلزلہ آیا تھا۔ اس کے متعلق نیویارک ریڈیو کی اطلاعات کے مطابق ۴۶۰۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور نقصان مال کا اندازہ ۲ کروڑ پاؤنڈ کا کیا گیا ہے۔ ایکوڈور کے صدر کے بیان کے مطابق پہلے جھٹکے میں ۳۲۰۰ افراد ہلاک ہوئے۔ ایمپاٹو میں ۵۰۰ افراد ہلاک ہوئے۔ پلیو چالیس فی صدی شہر بالکل کھنڈرات بن گیا۔

"جشن استقلال مبارک"!

پاکستان کے پہلے جشن استقلال پر ملت کے ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے میں ہر اس پاکستانی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں توقع رکھتا ہوں۔ کہ آزادی کا جشن ایک زندہ قوم کی طرح منایا جائیگا۔ اس سلسلے میں میری ایک گذارش بے جا نہ ہو گی۔ کہ اس مسرت کے موقعہ پر اُن بد نصیبوں کو بھی یاد رکھئے۔ جن کے زندگی اور موت قیمتی دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کے قیام و استحکام کے سلسلہ میں تہید ہو گئے۔ اور جن کا ابھی تک کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں۔ بحیثیت سیکرٹری مرکزی ریلیف کمیٹی میں گذارش کروں گا۔ کہ ابھی اُن خانماں برباد لوگوں کا ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ اور جب تک یہ کام مکمل نہیں ہو گا۔ ہمارا یوم استقلال صحیح معنوں میں اتنا تابندہ و درخشاں نہیں ہو سکتا۔ جتنا ہونا چاہیئے۔

(محمد یامین۔ قائم مقام جنرل سیکرٹری صوبہ مسلم لیگ)

سار کے علاقے کو یورپی کونسل میں شامل کیا جائے

لنڈن ۹ اگست۔ پیرس سے آنے والی اخباری اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر بیون اور وزیر خارجہ فرانس مسٹر شومان کے درمیان سار کے علاقہ کو کونسل آف یورپ میں شامل کرنے کے مسئلہ پر ایک مختصر سی ملاقات میں تبادلہ خیالات ہوا۔ اس بات کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ کہ فرانس نے ملک معظم کی حکومت کی توجہ اس مسئلے کی طرف دلائی تھی۔ اور ہفتے کی بات چیت میں بھی اس مسئلے پر کچھ نہ کچھ گفتگو ہوئی ہو گی۔

جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ سار کا علاقہ معاشی اعتبار سے فرانس سے وابستہ ہے۔ سیاسی لحاظ سے یہ جرمنی کے فرانسیسی مقبوضہ علاقہ کا ایک جزو ہے۔ لیکن مغربی جرمنی کی جو نئی حکومت بنی ہے۔ اس میں یہ شامل نہیں اس کی اپنی حکومت اور پارلیمنٹ موجود ہے۔ لیکن وہ زیادہ تر داخلی امور کے لئے ذمہ دار ہے۔ تجارت خزانہ خارجی امور اور دفاع کی ذمہ داری فرانسیسی حکومت پر ہے۔ اس کا آخری اور قطعی سیاسی مستقبل ابھی طے نہیں ہوا۔ جرمنی سے جب صلح کا آخری سمجھوتہ ہو گا۔ تو اس علاقے کا معاملہ بھی منفصل ہو جائے گا۔

فرانس کی طرف سے دلیل دی جاتی ہے۔ کہ اگر مغربی جرمنی کی حکومت کو کونسل آف یورپ میں ایک ساتھی ممبر کی حیثیت سے شامل کیا جا سکتا ہے۔ تو یہی درجہ سار کو بھی ملنا چاہیئے۔ یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں۔ کہ فرانس کی وزارت خارجہ کے اعلان کے مطابق فرانس نے نہ پہلے کبھی سار کے علاقے کی شمولیت کا مطالبہ کیا ہے اور نہ کرے گا۔ کہ سار کو سیاسی لحاظ سے فرانس میں شامل کر دیا جائے۔

دونوں فضائی کمپنیوں کو ایک کرنیکا فیصلہ

کراچی ۹ اگست:۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے پاکستان کی دو فضائی کمپنیوں اورئینٹ ایرویز اور پاک ایئر کو باہم مدغم کر کے ایک کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ گو اس فیصلے کی مکمل تفصیلات کا پتہ نہیں چل سکا۔ تاہم اتنا معلوم ہوا ہے۔ کہ ان دو کو ملا کر جو ایک کمپنی بنے گی۔ حکومت اس پر اپنا براہ راست کنٹرول رکھے گی۔ اس متحدہ کمپنی کا نام غالباً پاکستان ایئر لائینز ہو گا

ضمانتیں جلد جمع کرائیے

لاہور ۹ اگست۔ حکومت مغربی پنجاب نے بجلی کے بلوں کی ادائیگی کے سلسلے میں حسب ذیل ہدایات جاری کی ہیں۔ اوّل۔ میٹر کلرک میٹروں کی پڑتال کے لئے مقررہ تاریخ کو میٹر پڑھنے کے لئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بجلی کا بل بھی ہر مہینے ایک ہی تاریخ کو دیا جاتا ہے۔ اگر اس میں تاخیر ہو تو کرایہ دار کو افسر متعلقہ سے مل کر تاخیر کی وجہ دریافت کرنی چاہیئے۔ دوم:۔ اگر بلوں میں بل کی رقم زیادہ لگ جائے۔ تو غلطی کی رپورٹ افسر اعلیٰ سے کرنی چاہیئے لیکن بل کی ادائیگی کسی صورت میں بھی نہیں رکنی چاہیئے۔ سوم:۔ اگر عدم ادائیگی بل کی وجہ سے کنکشن کٹ جائے تو نئے کنکشن کیلئے بہت جلد درخواست کرنی چاہیئے۔ تاخیر کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا۔ کہ نئے سرے سے کنکشن کے لئے درخواست کی جا رہی ہے۔ چہارم:۔ متروکہ جائداد کنکشنوں کی ضمانتیں فوری جمع کرانے کے احکام صادر ہو چکے ہیں۔ اور عدم ادائیگی کی صورت میں فوراً کنکشن کاٹ دینے کا بھی حکم ہے۔ لہذا اس سلسلے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے

کوئلے کی متروکہ کالونی کے الاٹی! واجبات جمع کرائیں!

لاہور ۹ اگست:۔ ایک سرکاری اعلان میں کوئلے کی متروکہ کالونی کے الاٹیوں کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ وہ حکومت کے تمام واجبات مثلاً کرائے۔ محکمانہ اخراجات۔ وغیرہ الاٹی کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۵ اگست ۱۹۴۹ء ہے۔ اس میعاد میں مزید توسیع کا کوئی امکان نہیں ہے لہذا اندریں الاٹیوں کو تمام واجب الادا رقوم مقررہ تاریخ تک حسب ضابطہ ڈپٹی کمشنر بحالیات کے پاس جمع کرائیں

بہاولپور میں آباد ہونے والے کاشتکار مہاجرین کو سہولتیں

لاہور ۹ اگست:۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ ۸ جولائی ۱۹۴۹ء کو ایک سرکاری اطلاع جاری کی گئی تھی۔ جس میں ان احکام و شرائط کی بالتفصیل وضاحت کی گئی تھی۔ جن کی رو سے ریاست بہاولپور نے مغربی پنجاب میں جو مہاجر کاشتکاروں کی آبادی کے لئے نہر عباسیہ اور نہر آب حیات پر واقع اراضی کی پیشکش کی تھی۔ حکومت بہاولپور کی دلکش شرائط کے علاوہ مرکزی حکومت نے بھی اگلی فصل ہونے تک بیل اور کاشتکاری کے آلات خریدنے اور گذارہ کے لئے فی کنبہ ۵۰۰ روپیہ تک تقاوی دینے کے لئے دس لاکھ روپیہ کی ایک رقم دینے کی پیشکش کی ہے۔ بہاولپور میں آباد ہونے والوں کے خیر مقدم اور انہیں مناسب سہولتیں دینے کے لئے کافی انتظامات کئے گئے ہیں۔ مغربی پنجاب سے لیکر ریاست بہاولپور تک۔ ان کے لئے ذیل میں مفت سفر کرنے کا انتظام بھی ہو چکا۔ منٹگمری۔ ملتان۔ لائل پور۔ ڈیرہ غازیخان اور مظفر گڑھ کے ضلعوں سے موزوں مہاجرین کے انتخاب کا کام علی الحساب شروع کیا جائے گا۔ ان ضلعوں کے جو کاشتکار مہاجرین جو عباسیہ اور آب حیات کی نہروں پر آباد ہونے کے خواہشمند ہوں۔ انہیں اپنے اپنے ضلعوں کے بندوبست افسران کے پاس فوراً درخواستیں روانہ کر دینی چاہیئیں۔ تاکہ آئندہ ربیع کی فصل میں تخم ریزی کے لئے اُن کے نام بر وقت اراضی الاٹ ہو سکے:۔

ایڈیٹر:۔ روشن الدین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر پبلشر مسعود احمد نے دلیسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر 3 میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

رمضان کے آخر میں امداد درویشان کی جو فہرست الفضل میں شائع کی گئی تھی اس کے بعد اس مد میں ذیل کی مزید رقمیں وصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو جنہوں نے اس کار خیر میں نہایت شوق اور اخلاص کے ساتھ حصہ لیا ہے:-

نمبر	نام	رقم
(۱)	محترمہ محبوب بیگم صاحبہ ہمشیرہ کیپٹن نواب دین صاحب لاہور	۵—۰—۰
۲	والدہ صاحبہ مرحومہ کیپٹن نواب دین صاحب مذکور۔	۵—۰—۰
۳	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسری حال لاہور	۱۰—۰—۰
۴	ماسٹر محمد دین صاحب لاہور (ان صاحب نے عید کی نماز میں مجھے یہ رقم دی مگر مجھے تفصیل یاد نہیں رہی)	۱۰—۰—۰
۵	صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد احمد صاحب پسر منشی نظام دین صاحب سیالکوٹ	۷—۰—۰
۶	آمنہ بی بی صاحبہ بیوہ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب مرحوم	۲—۰—۰
۷	مرزا رشید احمد صاحب آف قادیان حال کراچی۔ (یہ رقم براہ راست قادیان گئی ہے)	۵۰—۰—۰
۸	امۃ الحی بیگم صاحبہ معرفت دکن فارمیسی حیدرآباد دکن	۵۰—۰—۰
۹	جماعت احمدیہ میراں پور ضلع شیخوپورہ بذریعہ حکیم علی احمد صاحب	۵—۰—۰
۱۰	نواب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر حمید علی خانصاحب مرحوم گجرات (تفصیل نہیں آئی)	۵۵—۰—۰
۱۱	اہلیہ صاحبہ حکیم محمد دین صاحب مرحوم گجرانوالہ	۱۰—۰—۰
۱۲	نذیر بیگم صاحبہ معرفت چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ	۱۰—۸—۰
۱۳	انجمن احمدیہ راولپنڈی بذریعہ محمد حسین صاحب شملوی سیکرٹری مال (ان کی طرف سے ۲۱۳/ روپے کا مزید وعدہ ہے۔ گویا پنڈی کی جماعت نے درویشوں کی تعداد کے مطابق چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے)	۱۰۰—۰—۰
۱۴	سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری	۵—۰—۰
۱۵	رشیدہ ثروت صاحبہ اہلیہ جمعدار شرافت احمد خانصاحب راولپنڈی	۱۰—۰—۰
۱۶	مرزا رمضان علی صاحب پشاور بذریعہ مرزا عبد المجید صاحب۔	۱۰—۰—۰
۱۷	محمد یوسف صاحب یوسف منزل۔ رنگپورہ گجرات۔	۱۰—۰—۰
۱۸	محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر کرڑیال ضلع شیخوپورہ	۲—۰—۰
۱۹	چوہدری محمد حسین صاحب کھرڑیہ ضلع سیالکوٹ۔	۴—۰—۰
۲۰	عبد الرزاق خانصاحب منڈی بھلوال ضلع سرگودھا۔	۱۰—۰—۰
۲۱	چوہدری محمد حسین صاحب از طرف خود اہلیہ خود کراچی	۱۰—۰—۰
۲۲	شیخ محمد اکرام صاحب تاجر قادیان حال ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ از طرف خود و دیگر افراد خاندانی خود	۱۵—۰—۰
۲۳	اہلیہ صاحبہ بابو محمد فاضل صاحب اوورسیر حال ہیروالہ ضلع گجرانوالہ	۱۰—۰—۰
۲۴	حضرت سیدہ ام داؤد احمد صاحبہ رتن باغ۔ کسی شخص کی طرف سے جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔	۵۰—۰—۰
۲۵	لفٹنٹ عبد العزیز صاحب ملیر کینٹ کراچی	۱۰—۰—۰
۲۶	ڈاکٹر محمد یونس صاحب نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن (ان کی اہلیہ محترمہ نے اسی قدر رقم علیحدہ دی ہے)	۵۰—۰—۰
۲۷	لطیف احمد صاحب طاہر کراچی۔	۱۰—۰—۰
۲۸	محمودہ خانم صاحبہ اہلیہ منیر صاحب مرحوم حال گجرانوالہ	۵—۰—۰
	میزان امداد درویشان	۵۶۶—۸—۰

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل افراد نے فدیہ اور افطاری کی رقوم بھی ارسال کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر دے۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں:-

نمبر	نام	رقم
(۱)	مسعودہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب چک ۲۴ ضلع لائلپور بطور فدیہ	۵—۰—۰
(۲)	مسعودہ بیگم صاحبہ مذکور برائے افطاری درویشان	۵—۰—۰
(۳)	اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ محکم دین صاحب ویلکم شو سٹور کھلنا (مشرقی پاکستان) بطور فدیہ	۵—۰—۰
(۴)	بیگم عبد الشکور صاحب پروپرائٹر ریڈیو الیکٹرک سنٹر ملتان چھاؤنی بطور فدیہ	۲۰—۰—۰
(۵)	امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ لطیف احمد صاحب طاہر کراچی بطور فدیہ	۱۵—۰—۰
(۶)	بشیرہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ خواہر لطیف احمد صاحب طاہر کراچی بطور فدیہ	۱۵—۰—۰
	میزان فدیہ و افطاری	۶۵—۰—۰

مزید فہرست انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں شائع کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۹؍۸

مبارک بادوں کا شکریہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

میرے چھوٹے لڑکے عزیز مجید احمد سلمہ کے ایم۔اے (تاریخ) کے امتحان میں پاس ہونے پر بہت سے عزیزوں اور دوستوں اور بزرگوں نے مبارکباد کے تار اور خط ارسال کئے ہیں۔ میں ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جزاکم اللہ خیراً۔ دراصل مومنوں کی جماعت اپنے خوشی اور غم کے موقعوں پر ایک دوسرے کے سہارے پر قائم ہوتی ہے اور ایک دوسرے کے سہارے سے راحت اور تسکین اور مضبوطی حاصل کرتی ہے کہ یہی جماعت کے نظریہ کا مرکزی نقطہ ہے۔ مگر میں دوستوں سے درخواست کروں گا کہ وہ اس خوشی کی شرکت کے علاوہ دعا فرمائیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے عزیز مجید احمد کو علم کا ظاہری معیار پورا کرنے کی توفیق دی ہے اسی طرح اسے حقیقی علم سے بھی نوازے اور پھر اس علم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین کہ یہی ہماری زندگیوں کا اصل مقصد اور منتہا ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

قادیان میں ایک درویش کی تشویشناک بیماری

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

(۱) قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ مجید احمد صاحب موٹر ڈرائیور چند دن سے بہت سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ مجید احمد ایک مخلص نوجوان ہے اور بڑے شوق کے ساتھ ہر خدمت میں حصہ لیتا رہا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(۲) نیز ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بھی جو قادیان کی احمدیہ ڈسپنسری کے انچارج ہیں ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ انہیں انگیزیما کی تکلیف ہے جس کا بار بار دورہ ہوتا ہے اور دورہ کے ایام میں تکلیف انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نہایت مخلص کارکن اور واقف زندگی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(۳) عبد السلام صاحب مہتہ کے متعلق دو دفعہ دعا کی تحریک کی جا چکی ہے۔ اب ٹائیفائڈ کا بخار تو اتر چکا ہے لیکن ابھی کمزوری کافی ہے۔ علاوہ ازیں جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے عبد السلام قانون پرمٹ کے ماتحت گرفتار ہے اور اس وقت ضمانت پر رہا ہے۔ جس کی میعاد ۱۵؍ اگست کو ختم ہو رہی ہے عبد السلام کے والد محترم بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نہایت مخلص اور قدیم بزرگوں میں سے ہیں۔ اس کے لئے بھی احباب دعا جاری رکھیں۔

(۴) اس کے علاوہ قادیان میں بعض ضعیف العمر مثلاً بابا شیر محمد اور میاں صدر الدین انتہائی کمزوری کی حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ انہیں بھی دوست اپنی دعاؤں میں یاد رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ومن کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

درخواست دعاء

میرے چچا ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب بوجہ شوگر اور کاربنکل کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ پہلے قریباً دس یوم میو ہسپتال میں زیر علاج رہے اور آجکل سرگنگارام ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام و اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خادم احسان علی لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۴۹ء

کمیونزم مذہب اور روس

(۲)

کل ہم نے مختصراً عرض کیا تھا۔ کہ اسلامی مساوات اور اشتراکی مساوات کے تصور میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ضمناً ہم نے یہ بھی کسی حد تک واضح کیا تھا۔ کہ ملکی پیداوار کے ذخیروں کی ملکیت کا تصور بھی اسلام اور کمیونزم میں جدا جدا ہے۔ پھر ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ کمیونزم کی عملی کامیابی کا یقین بھی محض ایک غلط فہمی ہے۔ اور کہ اسلامی اقتصادی اصول قرآن کریم کے اوراق کے سوا کبھی زیر عمل نہیں آئے۔ یہ خیال بھی مسلمانوں کی تاریخ کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ ہے۔ ایک مختصر مضمون کی وسعت گنجائش کی حد تک ہم نے ان باتوں کی طرف چند اشارات کر دیئے ہیں۔ غور و خوض سے ان تفصیلات کی طرف رہنمائی پا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب دونوں نظاموں کے مزاج ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ تو ان کے قیام کے طریقوں میں بھی بعد المشرقین ہونا ضروری ہے۔

"آفاق" کے مقالہ نگار صاحب نے اپنے مقالہ کے آغاز میں دو گروہوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک تو وہ گروہ ہے جو کہتا ہے کہ

"جہاں تک معاشی عقدوں کا سوال ہے۔ ان کو وا کر دینا اور معاشرہ کو عسرت اور ضیق سے بچا لینا بذات خود ایک ایسا فعل ہے۔ جو اسلام کی روح کے منافی نہیں ہو سکتا۔

اس گروہ کے خیال میں "تمام کاروبار" ایک مقتدر حکومت کے حیطہ اختیار میں آ جانا چاہیئے۔ صنعت اور زراعت اور پیدائش دولت کے تمام وسائل قومی ملکیت بنا دیئے جائیں۔ اور کہ اس لحاظ سے "جہاں تک اقتصادی حل کا تعلق ہے۔ کمیونزم وہی کچھ سر انجام دیتی ہے۔ جو اسلام کا منشاء ہے۔" دوسرا گروہ وہ ہے۔ "جو مساوات معیشت کا تو پر زور داعی ہے۔ لیکن اس کو اس وقت اعتراض ہوتا ہے۔ جب وہ یہ سمجھے کہ یہ کمیونزم سے منسوب ہے"۔ اس پر مقالہ نگار صاحب تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ایسے معترضین یہ نہیں بتلاتے۔ کہ اسلام کے ذریعہ سے جو مساوات منصۂ شہود پر آئے گی۔ وہ کس طریق سے آئیگی۔ کیا وہ حکومت کی موثر اور مسلسل مداخلت کے بغیر حشرات الارض کی طرح خود بخود پیدا ہو جائے گی۔"

اس کے بعد آپ فرماتے ہیں

"سرمایہ داری کا استیصال اسلام اور سوشلزم میں قدر مشترک ہے۔ اسکی تکمیل دنیاوی نظام کے توسط سے ہوگی۔ اب وہ لوگ جو کمیونزم کی لائی ہوئی مساوات کے تصور سے کانوں پر ہاتھ رکھ کر توبہ استغفار کا ورد کرنے لگتے ہیں۔ بتائیں کہ اسلام کی بتائی ہوئی مساوات کس طرح حاصل ہوگی۔ اور وہ اسلوب کار کس طرح کمیونزم کی تکنیک سے مختلف ہوگا"

مقالہ نگار صاحب کو یہ تمام غلط فہمیاں اس وجہ سے لگی ہیں۔ کہ جب مسلمان اسلامی مساوات کا ذکر کرتے ہیں۔ تو آپ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اسلامی نظام میں بھی اقتصادی مساوات کا نظریہ وہی ہے۔ جو کمیونزم کا نظریہ ہے۔ اسلام بھی کمیونزم کی طرح اپنی منزل مقصود یہی مقرر کرتا ہے کہ تمام پیدائشی ذخیروں کی مالک حکومت بن جائے۔ اس کے خیال میں اسلام بھی معاشرہ کو عسرت اور ضیق سے بچا لینے کا طریق یہی سمجھتا ہے۔ کہ تمام محنتی پیداوار پہلے حکومت کے گودام میں جمع ہو جایا کرے۔ اور پھر اسکو افراد پر تقسیم کیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں مقالہ نگار سمجھتا ہے۔ کہ چونکہ اسلام بھی سرمایہ داری کے خلاف ہے۔ اور اسکو مٹانا چاہتا ہے۔ اور کمیونزم کا مقصد بھی یہی ہے۔ اس لئے جو طریقے اپنے مقصد کے حصول کے لئے کمیونزم نے اختیار کئے ہیں۔ وہی طریقے اسلام کو بھی اختیار کر لینے چاہئیں۔ کیونکہ یہ طریقے موجودہ دور میں قابل عمل ثابت ہو چکے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام کا مزاج اس غیر فطری اقتصادی مساوات کو جس کو کمیونزم قائم کرنا چاہتا ہے۔ انسانی حیات کے من حیث الکل ارتقا کے لئے مضر خیال کرتا ہے۔ اور وہ ایسی مساوات کا سرے سے قائل ہی نہیں ہے کیونکہ یہ موجودہ دنیا میں نہ صرف ناممکن الحصول ہی ہے۔ بلکہ سخت بے انصافی پر مبنی ہے۔ اور نہ صرف بے انصافی پر مبنی ہے۔ بلکہ جیسا کہ ہم نے اشارہ کیا ہے۔ مختلف افراد کی حیات کے انفرادی نشوونما کے لئے سخت مضر ہے۔

اسلام انسان کے تمام اقتصادی پہلوؤں پر حکومت کا مصیطر و نگران نہیں ٹھہراتا۔ وہ حکومت کو اس معاملہ میں جو اختیار دیتا ہے۔ اس کے حدود مقرر کرتا ہے۔ اور وہ حدود زیادہ سے زیادہ ایسے ہونے چاہئیں۔ جس سے ان لوگوں کے لئے عسرت اور ضیق رزق نہ پیدا ہو۔ جو کسب معاش کے پیدائشی طور پر ناقابل ہیں۔ یا ضرورت سے کم پیدا کر سکتے ہیں۔ اور یا ان کاموں میں جو قوم کی اجتماعی زندگی کے لئے بڑے پیمانہ پر ہی تکمیل پانے ضروری ہیں۔ رکاوٹ نہ پیدا ہونے دیں۔ اس کے سوا نظام اسلام بلاواسطہ انفرادی ملکیت میں دخل اندازی نہیں کرتا۔ ہاں وہ بعض ایسے بالواسطہ اصول مقرر کرتا ہے جس سے اسلامی معاشرہ میں سرمایہ داری کی وہ مذموم صورت نہیں پیدا ہوتی جو ان ممالک میں رائج ہو گئی ہے۔ جو محض دنیاوی دانشمندی پر سرمایات کا انحصار رکھتے ہیں۔ دراصل یہ مذموم قسم کی سرمایہ داری اور کمیونزم ایک ہی سانپ کے دو سر ہیں۔ جو بظاہر تو دو متضاد سمتوں کی طرف نکلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مگر کام دونوں کا ایک ہی ہے۔ یعنی انسانیت کو ڈسنا اور اسکی رگوں سے زندگی کا رس چوس کر اسکو مردہ بنا دینا۔

الغرض اسلامی اصولوں کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے۔ کہ تمام قدرتی ذخائر کو سراسر حکومت کے قبضہ میں اس طرح لایا جائے۔ کہ افراد کی انفرادی قابلیت پیدائش اور اسکی ضروریات کا اختلاف جو ایک فرد کا دوسرے فرد سے فطرتاً پایا جاتا ہے۔ مٹ جائے۔ اور جو کمیونزم کا منتہائے مقصود ہے۔

چونکہ کمیونزم اور اسلام کا اقتصادی منتہائے مقصود ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔ اس لئے دونوں کا طریق کار بھی مختلف ہے۔ کمیونزم تمام کا تمام جبری طریق اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک مصنوعی مساوات کا ماحول پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جو غیر فطری ہے۔ اس لئے وہ اپنی کامیابی کے لئے تمام تر حکومت کی فوجی طاقت پر انحصار رکھتا ہے۔ وہ تمام روٹیوں کو جو مختلف افراد کماتے ہیں۔ زبردستی ایک جگہ جمع کر کے برابر برابر تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ اگر افراد دیانت سے اپنی مختلف قابلیتوں کے استعمال سے مختلف تعداد میں روٹیاں کماتے ہیں۔ تو اس طرح کرنے سے کمیونزم خود اپنے ایک اصول کو توڑتا ہے۔ جو یہ ہے کہ کوئی فرد دوسرے کی محنت کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ علاوہ ازیں کوئی تو تین روٹیاں کما سکتا ہے۔ اور کوئی ایک ہی کما سکتا ہے۔ لیکن برابر کی تقسیم میں کمیونزم بالجبر دونوں سے چار روٹیاں چھین لیتا ہے۔ اور پھر دونوں کو دو دو دے دیتا ہے۔ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ تین روٹیاں کمانے والا یہ سلوک دیکھ کر آئندہ صرف دو روٹیاں ہی کمانے پر اکتفا نہ کرے۔

یہ مثال تو ہم نے کمیونزم کی منتہائے مقصود کی ناکامی دکھانے کے لئے پیش کی ہے۔ اصل بات جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اسلام اپنے منتہائے مقصود کے لئے واضح اصول اپنے پاس رکھتا ہے۔ چونکہ اس کا منتہائے مقصود غیر فطری اور مصنوعی مساوات نہیں ہے۔ بلکہ ایک ایسی سوسائٹی بنانا ہے۔ جو فطری اختلافات کو قائم رکھتے ہوئے ایک متوازن ارتقائی حیات کی شاہراہ پر گامزن رہے۔ اس لئے وہ انفرادی کاروبار میں حکومت کو صرف اتنی دخل اندازی کی اجازت دیتا ہے۔ جتنی کہ انفرادی آزادی کو ذاتی اور قومی زندگی کے مفاد کی حد تک پابند رکھ سکے۔ اس لئے کوئی بھی مسلمان نہیں۔ جو نظام اسلامی کا حامی ہو۔ اور مساوات معیشت کا ان معنوں میں داعی ہو۔ جن معنوں میں کمیونزم مساوات معیشت پیش کرتا ہے۔ اور سرمایہ داری کا ان معنوں میں دشمن ہو۔ جن معنوں میں کمیونزم اس کا دشمن ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ سرمایہ داری کا استیصال اسلام اور سوشلزم میں قدر مشترک ہے۔ غلط ہے۔ اسلام سرمایہ داری کا فی نفسہٖ دشمن نہیں ہے۔ بلکہ اس کے غلط استعمال کا دشمن ہے۔ اور اس کے صحیح استعمال کے لئے طوعی اور اکراہی پابندیاں لگاتا ہے۔ سرمایہ داری سے ہمارا مطلب زیادہ سے زیادہ حلال ذرائع سے دولت کمانا ہے۔ نہ کہ حرام طریقوں سے خزانے سمیٹنا۔ مثلاً اگر ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ کا سرمایہ ہے۔ اور وہ اس سرمایہ کو حلال تجارت یا صنعت میں لگا کر منافع کماتا ہے۔ اور اس منافع کو اسلامی اصولوں کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ تو گو وہ سرمایہ دار کہلائیگا لیکن اسلام ایسی سرمایہ داری کو جائز قرار دیتا ہے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے۔ تو آپ کی جائیداد کروڑوں روپوں کی مالیت کی تھی۔ لیکن چونکہ وہ اپنی کمائی زندگی بھر اسلامی اصولوں کے مطابق صرف کرتے رہے۔ اس لئے گو وہ سرمایہ دار تھے۔ مگر اسلام ایسی سرمایہ داری کا استیصال نہیں سکھاتا۔ اور نہ ایسی سرمایہ داری کو خزانہ جمع کرنا کہہ سکتے ہیں۔

الغرض جب اسلامی نظام کا مزاج کمیونزم کے مزاج سے الگ ہے۔ اور جب اسلامی نظام کے قیام کے لئے اس کے اپنے اصول موجود ہیں۔ تو خواہ مخواہ ان کو کمیونزم کے اصولوں کے ساتھ مخلوط کرنا نہ صرف بے فائدہ ہے۔ بلکہ بوجوہات نہایت خطرناک ہے۔ (باقی)

خدام الاحمدیہ ــــــ ہمارا کام

"نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی حالت کو سدھارنے اور دین کی خدمت کے لئے تقویٰ اور سعی سے کام لینے کی طرف توجہ کریں۔ آج اسلام غربت میں ہے۔ اور آج اگر کوئی جماعت اسے قائم نہ کرے۔ تو تھوڑے عرصہ میں کوئی اس کا نام لیوا بھی باقی نہ رہے گا"

"جماعت کے نوجوانوں کو .... توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے دلوں میں ایک عزم اور ارادہ لیکر کھڑے ہوں۔ کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے۔ اور اس طریق پر اپنی زندگیاں گذاریں۔ کہ ان کا وجود ہی خدا تعالیٰ کا نشان بن جائے۔ یہ نہ ہو۔ کہ صرف ان کی زبانیں نشانات بیان کریں۔ بلکہ ایسا ہو۔ کہ ان کے جسم بھی خدا تعالیٰ کا نشان بن جائیں۔ اور یہ کچھ بعید نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بھی اپنے فضلوں کے دروازے ویسے ہی کھلے رکھے ہیں۔ جیسے ان سے پہلوں کے لئے کھولے گئے تھے۔"

(الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء)

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ یہ غور کریں۔ کہ کتنا بڑا عظیم الشان مقصد ان کے سامنے ہے مجلس خدام الاحمدیہ کو کسی معمولی مقصد کے پیش نظر قائم نہیں کیا گیا۔ بلکہ جماعت کے نوجوانوں کی اصلاح کے لئے اسے وجود میں لایا گیا ہے۔ مجلس کے چند عہدیدار اس کام کو پوری طرح سر انجام نہیں دے سکتے۔ جب تک ہر رکن اس بارہ میں ان سے پورا تعاون نہ کرے۔ اور اپنی جگہ خود اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کرے پس تمام اراکین اپنی اپنی جگہ اپنا محاسبہ کریں۔ اور کرتے رہیں اور دیکھیں کہ ان میں کون کونسے ایسے عیوب اور نقائص ہیں۔ جو جماعتی ترقی میں روک بن رہے ہیں۔ پھر ان کو دور کریں۔ اور اس طرح انشاء اللہ جماعتی ترقی کے دن بہت قریب آ جائیں گے۔ پس جملہ اراکین اس بارہ میں مجلس مرکزیہ سے تعاون کریں۔ اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔ تو بہت جلد وہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ جس کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ

احمدیہ مسجد لنڈن میں عید الفطر کی تقریب

ترکی۔ ملایا۔ انڈونیشیا۔ چین اور دیگر ممالک کے مسلمانوں کا اجتماع

ہز ہائینس سید ادریس السنوسی امیر ریاست سرانائیکا کی شرکت

(از مکرم مقبول احمد صاحب بی۔ اے واقفِ زندگی مقیم لنڈن)

بروز بدھ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۴۹ء کو مسجد احمدیہ لنڈن میں عید الفطر ادا کی گئی۔ اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاضری ڈیڑھ صد سے کچھ زائد تھی۔ جن میں مسلمان کثیر تعداد میں شامل تھے۔ یہ مسلمان مختلف ممالک یعنی برطانیہ۔ پاکستان و ہندوستان۔ جرمن پولینڈ۔ سپین۔ ترکی۔ ملایا۔ انڈونیشیا۔ چین۔ سائپرس مڈل ایسٹ اور افریقہ کے باشندگان پر مشتمل تھے۔ چنانچہ مسجد میں جو جگہ نماز پڑھنے کے لئے مقرر تھی۔ وہ تمام پُر ہو گئی۔ اور بعض کو تنگ ہو کر نماز ادا کرنا پڑی۔

چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے عید کی نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے خطبہ عید دیا۔ جس میں آپ نے "اسلام میں مساوات و اخوت" کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ اور فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اپنی تمام حیاتِ مبارکہ میں قولاً و فعلاً اسلام کے اس سبق کو دہراتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنے الوداعی خطبہ میں بھی اسی موضوع پر زور دیا۔ کہ عرب کو عجمی پر اور اسود کو احمر پر یا اس کے برعکس کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں۔ اگر فضیلت ہو سکتی ہے۔ تو وہ پاکیزگی اور عمدہ اخلاق کی وجہ سے ہی ہو سکتی ہے۔ پھر اسلام نے زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی مساوات کے قیام پر اور اسے دنیا کے سامنے عملی طور پر پیش کرنے پر زور دیا ہے۔ اور یہ مساوات بغیر جبر و تشدد کے قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔

رمضان المبارک میں ہر ایک نوجوان پر واجب ہے۔ کہ وہ تمام دن روزہ رکھے۔ اور کھانے پینے کی اشیاء کو ترک کرے۔ اس عمل سے ایک مومن جہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کر کے اور حلال اشیاء کو ترک کر کے اس کی رضا حاصل کرتا ہے۔ وہاں اس میں ہمدردیٔ مخلوق اور شفقت علی الناس کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور غرباء کی تکالیف اور مصائب کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت تو مسلم دنیا میں اطمینان و امن میں مساوات کا مظاہرہ ناممکن ہے۔ مگر کم از کم بھوک اور پیاس میں مساوات کے قیام میں اسلام کامیاب ہو گیا ہے۔ اور عملی طور پر ہر ایک مسلم عید الفطر سے قبل فطرانہ ادا کرتا ہے۔ جو غرباء اور محتاج کی امداد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح عید الضحیٰ کے موقعہ پر تمام حجاج اکنافِ عالم سے مکہ میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ جہاں وہ ایک ہی قسم کے لباس میں ملبوس ہوتے ہیں۔ ان کی زبان پر ایک ہی قسم کے الفاظ جاری ہوتے ہیں۔ اور وہ ایک ہی قسم کے اعمال بجا لاتے ہیں۔ پس یہ دونوں عیدیں ہمیں مساوات و اخوت کا سبق دیتی ہیں۔ اور یہی وہ سبق ہے۔ جس کے سکھلانے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے تمام عمر کوشش کی اور اسے قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور یہی وہ سبق ہے۔ جس کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور اب جماعت احمدیہ اس کے قیام کے لئے حضرت اقدس مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زیرِ قیادت ہمہ تن مصروف ہے۔

مگر ہماری تبلیغ اور ہماری مساعی میں ایک نہایت اہم روک جس کا خصوصاً ممالک غربیہ میں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ "عملی نمونہ" کا فقدان ہے۔ ہم دنیا کے سامنے کوئی اسلامی حکومت اور کوئی اسلامی تہذیب و تمدن پیش نہیں کر سکتے۔ کوئی جگہ نہیں جسے ہم اسلامی تعلیم کے عملی نمونہ کے طور پر پیش کر سکیں۔ مگر اس کا حل صرف یہی ہے۔ کہ ہم تمام اس بات کا تہیہ کر لیں کہ ہم اسلامی تعلیم پر خود عمل کریں گے۔ اور اوروں کو عمل کرائیں گے اگر ہم اپنے اندر اور اپنے مسلمان بھائیوں کے اندر وہ تبدیلی جو اسلام کرنا چاہتا ہے۔ قائم کر لیں۔ اور عمدہ نمونہ کے پیش کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو ہماری تبلیغ آسان اور موثر ثابت ہو گی۔ اور اسلام کی برتری اور فوقیت کا لوگوں کو اقرار کرنا پڑیگا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے آمین۔ اس کے بعد آپ نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔

نماز اور خطبہ سے فارغ ہو کر تمام حاضرین کی خدمت میں لنچ پیش کیا گیا۔ حاضرین میں مندرجہ ذیل احباب بھی شامل تھے۔

(۱) ہز ہائینس سید ادریس السنوسی امیر ریاست سرانائیکا
(۲) امیر البحر جے۔ ڈبلیو۔ جیفرڈ کمانڈر انچیف پاکستان نیوی
(۳) لیفٹیننٹ کرنل بیٹی۔
(۴) خواتین نمائندگان ہائی کمشنر فار پاکستان اور انڈیا۔
(۵) الڈرمین رو ایڈیٹر آف ساؤتھ ویسٹ ہیرلڈ۔
(۶) مسٹر توسیگ۔ ایڈیٹر آف ایسٹرن ورلڈ۔
(۷) مسٹر سی۔ ڈبلیو۔ ٹیری۔ سکرٹری آف دانڈ سورتھ یو۔ این۔ او ایسوسی ایشن۔
(۸) مسٹر ڈیسمنڈ شا مشہور مصنف۔
(۹) ڈاکٹر سعود احمد۔ ایف۔ آر۔ سی۔ ایس۔
(۱۰) ڈاکٹر زین العابدین (۱۱) مسٹر برک کونسلر آف ہائی کمشنر فار پاکستان۔

لنچ کے بعد امام صاحب موصوف نے انگریزی میں اور خاکسار نے عربی میں امیر سید ادریس السنوسی کو ایڈریس پیش کئے۔ اور انہیں خوش آمدید کہا۔ جس کا انہوں نے عربی زبان میں جواب دیا۔ جس میں آپ نے امام صاحب کی دعوت اور لنچ پیش کرنے کا شکریہ ادا کیا۔ اور خصوصاً عورتوں کے پردہ کے علیحدہ انتظام پر نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے آپ کی عربی کی تقریر کی ترجمانی انگریزی زبان میں کی اور یہ تقریب سعید بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں حقیقی عید دکھلائے۔ کہ جب تمام دنیا اسلام اور احمدیت کے شیریں چشمہ سے سیراب اور فیضیاب ہو۔ آمین۔

ہماری تبلیغی جدوجہد

عرصہ زیرِ رپورٹ میں پاکستان و ہندوستان میں ۱۱۲ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نومبائعین میں سے مبلغین سلسلہ کے ذریعہ ۲۰ اور احباب جماعتہائے احمدیہ کے ذریعہ ۳۵ اور باقی ۵۷ احباب براہِ راست احمدیت میں داخل ہوئے۔ احباب جماعتہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (انچارج بیعت)

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
مولوی محمد منشی خاں صاحب مبلغ کنجرور ضلع سیالکوٹ	۱۰	چودھری فیض احمد صاحب سکنہ گریاں ضلع سیالکوٹ	۲	چودھری خدا بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۵ دھکاں ضلع لائلپور	۱
مولوی نور محمد صاحب مبلغ چک 93/R.B ریاست بہاولپور	۱	محمد یاسین صاحب انسپکٹر بیت المال	۱	پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ عزیز ڈگری ضلع سیال کوٹ	۱
میاں احمد علی صاحب ناصر مبلغ چک شیر کا ضلع لائل پور	۱	حبیب اللہ صاحب ملتان	۱	چودھری عبدالغنی صاحب چک ۴۹ ضلع سیالکوٹ	۱
مولوی محمد عبداللہ صاحب مبلغ مالابار	۳	عبدالواحد خان صاحب کمبوہ گوجرخان	۱	محمد اسماعیل صاحب سیکرٹری مال ... ضلع سیال کوٹ	۳
مولوی غلام حیدر خان صاحب مبلغ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ	۱	چودھری اعظم علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور	۱	چودھری جان محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ... ضلع سیالکوٹ	۳
مولوی عبداللطیف صاحب دیہاتی مبلغ	۱	عبدالعزیز صاحب کلرک ریلفوجی کیمپ واہ ضلع کیمبل پور	۴	سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال	۱
مولوی عبدالواحد صاحب چک 6/11.0.L ضلع منٹگمری	۱	حکیم محمد یعقوب صاحب منٹگمری	۱	احمد الدین صاحب درویش ضلع منٹگمری	۱
سید اصغر علی شاہ صاحب تخت ہزارہ ضلع سرگودھا	۱	نور محمد صاحب پیریدار دفتر پرائیویٹ سیکرٹری	۴	چودھری سلطان علی صاحب ... سندھ	۱
احمد رشید صاحب مبلغ کوٹار مالابار	۱	عبداللطیف صاحب مہاجر سکنہ گلوکھیاں ضلع سیال کوٹ	۱	چودھری سلطان احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماجرہ ضلع گجرات	۳
		مسعودہ بیگم صاحبہ بنت چودھری ابوالہاشم صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ	۱		

شیخ مشتاق احمد صاحب کے لئے دعا کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

محترمی شیخ مشتاق احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور خاص مخلصین میں سے ہونے کے علاوہ مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے والد ہیں۔ ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور قریباً ڈیڑھ ماہ سے جبکہ ان کی رفیقۂ حیات فوت ہوئی ہیں۔ ان کی حالت زیادہ نازک اور زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے۔ بلڈ پریشر کے علاوہ دل اور اعصاب پر بھی اثر ہے۔ اور اکثر اوقات نیم بیہوشی اور کبھی کبھی پوری بے ہوشی کی حالت رہتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ شیخ صاحب محترم کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جوں جوں صحابہ کی مقدس جماعت کا وجود کم ہوتا جاتا ہے۔ توں توں ان کی قدر بڑھ رہی ہے۔ اور بڑھنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ مسیح پاک کے ان مقدس رفقاء کو تا دیر سلامت رکھے۔ اور حافظ و ناصر ہو۔ کیونکہ یہ ایک بیش بہا قومی خزانہ ہے۔ آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

درخواست ہائے دعا

(۱) بندہ کی ہمشیرہ اور والد صاحب بیمار ہیں۔ اور بندہ بھی بیمار رہتا ہے۔ ہم سب کی صحت کے لئے احباب دعا کریں۔ محمد رفیع واقفِ زندگی از ربوہ (۲) بابو سراج دین صاحب جو دفتر ضیافت میں کام کر چکے ہیں۔ کے پیروں میں سخت تکلیف ہے اور چارپائی پر بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار منور احمد

حضرت نواب چودھری محمد الدین صاحب مرحوم

(از مکرم عبدالمجید خان صاحب آف کپورتھلہ حال خانیوال)

گو مجھ کو حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیاز تھوڑے عرصہ سے حاصل تھا۔ لیکن گذشتہ افراتفری کے بعد لاہور میں مجھ کو نواب صاحب سے زیادہ قریب ہو کر ملنے جلنے کا موقعہ ملا جس کی وجہ سے ان کے اعلیٰ اخلاق اور ان کی دین سے غیر معمولی وابستگی کے حالات دیکھ کر میرے دل پر ایک گہرا اثر ہوا ہے اپنے دلی جذبہ کے ماتحت نواب صاحب کے حالات اختصار کے ساتھ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں تا ہمارے لئے نیکی کی نقل کرنے کی تحریص کا موجب ہو۔

نواب صاحب مرحوم کو دین سے کامل درجہ شغف تھا۔ اللہ تعالیٰ پر پورا یقین۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دلی عشق تھا۔ فرض نمازوں کے علاوہ تہجد کی نماز جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس نماز کے ذریعہ مسلمان مقام محمود (روحانی ترقی کا اعلیٰ ترین درجہ) حاصل کریں گے نواب صاحب نہایت پابند تھے اور ہمیشہ دوسروں کو اس کے لئے تلقین کیا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ نماز جمعہ سے اول رتن باغ میں جبکہ حضرت صاحب ابھی تشریف نہ لائے تھے۔ نواب صاحب نے کھڑے ہو کر حاضرین نماز جمعہ کو فوائد نماز تہجد سنائے۔ اور فرمایا رزق کی تقسیم بارگاہ الٰہی سے ہر روز بہت سویرے ہوتی ہے۔ اور ضمناً نماز فجر میں سستی کرنے کی نسبت مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کا قصہ سنایا۔ کہ انہوں نے جب دیکھا کہ مسلمان عام طور پر بہت سویرے اٹھ کر نماز فجر ادا کرنے میں سست ہو گئے ہیں تو مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مسلمانوں میں اب صبح اٹھ کر خدا کی عبادت کرنے کی عادت کم ہوتی چلی جا رہی ہے یہ ان کے زوال کی طرف جانے کی علامت ہے۔

جیسا کہ سورہ بقرہ کے رکوع اول میں اللہ تعالیٰ نے متقین کی صفات بیان کرتے ہوئے پانچ ارکان کے متعلق فرمایا ہے۔ ان میں سے ممارزقنٰھم ینفقون کے ماتحت دینی کاموں میں مال خرچ کرنے اور عام طور پر مستحق لوگوں کی امداد کرنے میں نواب صاحب کو کمال حاصل تھا۔ اور آخرت پر ان کو پورا یقین حاصل تھا جو ان کے اعمال میں نمایاں طور پر نظر .... صاحب کو تبلیغ احمدیت کا بیحد شوق تھا۔

چنانچہ ایک ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ سیشن جج جو ہندوستان سے آئے ہوئے ہیں اور ہماری کوٹھی کے ساتھ کی کوٹھی میں رہتے تھے ان کے متعلق میں نے نواب صاحب کو سنایا کہ میرے ذکر کرنے پر سیشن جج صاحب نے یہ کہا کہ وقت دنیا میں محض جماعت احمدیہ ایک منظم اور دینی احکام پر چلنے والی واحد جماعت ہے نواب صاحب نے جج صاحب سے ملاقات کی اور کچھ لٹریچر دیا۔ انہی دنوں میں جبکہ ہمارے نومسلم بھائی ہر عبداللہ گورنر کے اعزاز میں جماعت لاہور نے رات کو کھانے کی دعوت کی تو نواب صاحب مرحوم نے از خود عاجز اور سیشن جج صاحب کا نام دعوت میں لکھا دیا۔ اور ہم دونوں کو اپنی موٹر میں بڑی خوشی سے رتن باغ میں لے گئے۔

تخلقوا باخلاق اللہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ ہر معاملہ میں نرمی۔ خندہ پیشانی زندہ دلی اور دوستوں کے ساتھ محبت اور ہمدردی نواب صاحب کی طبیعت ثانیہ ہو گئی تھی۔ مجھ کو خوب یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض وقت خود بات بیان فرما کر بہت ہنستے تھے اور حضور علیہ السلام کا دلربا اور نورانی چہرہ دیکھ کر دیکھنے والے کا دل فریفتہ ہو جاتا تھا۔ اسی طرح خوش مزاجی سے نواب صاحب بعض باتیں کرکے خود بھی محظوظ ہوتے اور دوسرے سننے والے بھی مسرور ہوتے تھے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ ہماری کوٹھی پر ایک اینگلو انڈین چائے پر مدعو تھے۔ نواب صاحب بھی تشریف لے آئے۔ نواب صاحب نے چائے نوش نہ کی کیونکہ وہ اوشین کے عادی تھے البتہ پھل وغیرہ کھا لیا اور اینگلو انڈین مہمانوں سے تبادلہ خیالات فرماتے رہے اور ایک انگریزی رسالہ بھی ان کو دیا۔ چائے سے فارغ ہو کر جب نواب صاحب واپس ہوئے۔ تو میں اور میرا نواسہ عزیز شہزادہ احمد ان کی کوٹھی تک ساتھ گئے۔ چنانچہ راستہ میں نواب صاحب نے ایک لطیفہ سنایا۔ کہ جن دنوں میں وہ ریاست مالیرکوٹلہ میں منشیر مال تھے۔ ایک دن نواب صاحب مالیرکوٹلہ نے نواب صاحب مرحوم سے ذکر کیا کہ ریاست کے ایک جاگیردار نے مجھ پر جادو چلانے کے لئے الو پالے ہوئے ہیں۔ آپ اس معاملہ میں تحقیقات کرکے اس جاگیردار کو اس بات سے روکیں۔ جس پر نواب صاحب مرحوم نے کہا یہ معاملہ ایسا نہیں کہ قانوناً اس میں کوئی ایکشن لیا جا سکے۔ تاہم نواب صاحب کے اصرار پر طوعاً و کرہاً کہا کہ بہت اچھا میں دیکھوں گا کہ اس میں کیا ہو سکتا ہے۔ مگر چند روز کے بعد پھر نواب صاحب مالیرکوٹلہ نے نواب صاحب سے دریافت کیا کہ آپ نے الوؤں والے معاملے میں کیا کارروائی کی ہے۔ جس پر نواب صاحب مرحوم نے ہنس کر نواب صاحب مالیرکوٹلہ سے کہا کہ "نواب صاحب آپ کے اس الوؤں والے معاملہ نے تو مجھ کو بھی الو بنا دیا ہے" اور یہ بات کہہ کر نواب صاحب مرحوم بڑے ہنسے۔ اور میں اور شہزادہ بھی بہت ہنسے۔

نواب صاحب اپنی پیرانہ سالی میں جوانوں سے بڑھ چڑھ کر سلسلہ عالیہ کے کاموں میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مقررہ اوقات پر دیگر عمائد سلسلہ کے ساتھ کاغذات متعلقہ لے کر نہایت خوشی اور باقاعدگی سے حاضر ہو جاتے۔ یہ ان کی حالت قابل رشک تھی۔

نواب صاحب کی طبیعت میں حسن ظنی بیحد تھی جس کے متعلق میں اپنا ذاتی تجربہ بیان کرتا ہوں کہ ایک دفعہ نواب صاحب نے ایک خط اپنے ایک دوست کو لکھا جس میں ضمناً مجھ نالائق کی نسبت ایسے اعلیٰ الفاظ لکھے جن کا میں ہرگز اہل نہ تھا اور مجھ کو شرم آتی ہے کہ میں اس جگہ ان الفاظ کو اپنی طرف منسوب کرنے کی تحریر کروں۔ نواب صاحب اکثر خطوط بڑی مہربانی اور محبت سے مجھ کو لکھا کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں انکساری تھی۔ بچوں کے ساتھ کمال محبت سے پیش آتے تھے۔ جس کی وجہ سے بچوں کے دل میں بھی نواب صاحب کے احترام کا خاص جذبہ تھا۔

الغرض نواب صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ہمہ صفت موصوف تھے آپ کے وجود کی سلسلہ عالیہ کو دیر تک فی الحقیقت ضرورت تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہمارا فرض ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی اولاد اور جملہ لواحقین کو دین اور دنیا میں نواب صاحب مرحوم کی طرح اعلیٰ ترین درجہ عطا فرمائے۔ اور ہم احمدیوں کو بھی ان کی دینی سرگرمیوں کے نقل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دراصل ایسے باعمل انسانوں کی سلسلہ عالیہ کو ضرورت ہے۔ اے آسمانوں اور زمین کے خالق و مالک تو اس دور ضلالت میں جو انسانی اور شیطانی طاقتوں کا آخری اور انتہائی تصادم ہے اپنے قائم کردہ سلسلہ کی مدد فرما۔ آمین ثم آمین

ایک افسوسناک حادثہ اور درخواست دعا

میرا عزیز بھائی محمد سعید احمد قریشی بعمر ۱۸ سال طالب علم جماعت دہم سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور یکم اگست ۱۹۴۹ء کو نہر میں تیراکی کی مشق کرتے ہوئے ڈوب کر ہمیں ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والدین کے لئے بڑھاپے کی عمر میں نوجوان اور ہونہار بچے کی وفات ایک بہت بھاری صدمہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اس کے درجات کو بلند فرماتا رہے۔ اور اس کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اس کی رضا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار عبدالرشید قریشی نائب وکیل المال تحریک جدید

نتیجہ امتحان درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ احمد نگر

رول نمبر	نام	نتیجہ
۸۹	دین محمد صاحب	پاس
۹۰	بشیر احمد صاحب ہوشیارپوری	"
۹۱	محمد اجمل صاحب	"
۹۲	سید محمود صاحب	"
۹۴	خورشید احمد منیر صاحب	"
۱۰۰	عبدالمنان صاحب	"
۱۰۱	محمد احمد صاحب پانی پتی	"

نوٹ:۔ باقی طلباء کے متعلق بعد میں اطلاع دی جائیگی۔

سیکرٹری مجلس تعلیم ربوہ

نتیجہ امتحان مدرسہ احمدیہ جماعت چہارم احمدنگر

رول نمبر	نام	نتیجہ
۶۹	محمود احمد صاحب ولد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب	
۷۰	محمد سعید صاحب ... ولد ... صاحب	
۷۱	نور الحق صاحب ولد مولوی سراج الحق صاحب	"
۷۳	سعید احمد صاحب اظہر ولد ماسٹر محمد علی صاحب اظہر	
۷۶	غلام نبی گجراتی ولد مولوی حسن محمد صاحب	
۷۷	محمد افضل صاحب فاروقی ولد	
	محمد نذیر صاحب فاروقی۔	

نوٹ:۔ باقی طلباء کے متعلق بعد میں اطلاع دی جائیگی۔

سیکرٹری مجلس تعلیم ربوہ

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب آف چک نمبر ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا کے جسم کے مختلف حصوں میں کوئی زہریلا مادہ معلوم ہوتا ہے۔ بخار کے شدید دورے ہوتے ہیں جس سے سخت تکلیف ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد سلطان اکبر متعلم مدرسہ احمدیہ ضلع سرگودھا

ماہوار نقشہ بیعت بابت ماہ جولائی ۱۹۴۹ء

پاکستان و ہندوستان:- عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۱۲ افراد احمدیت میں داخل ہوئے روزانہ اوسط چار کس رہی۔ سابقہ مہینہ میں روزانہ اوسط تین کس تھی۔

اس دفعہ تعداد بیعت کے لحاظ سے حلقہ سیالکوٹ۔ لائل پور اور حلقہ سندھ و بنگال کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ (انچارج بیعت)

ضلع سیالکوٹ

نام جماعت	تعداد بیعت
کنجروڑ	۷
کوٹ گھمن	۳
مہرا بجے	۳
رلیو کے	۳
گودا لہ	۳
ڈسکہ	۲
گند کل	۱
طفل والہ	۱
گکھا نوالی	۱
بھمی کاہلواں	۱
سیانہ پنڈ	۱
میزان	۲۶

ضلع لائل پور

نام جماعت	تعداد بیعت
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲
چک ۵۲ گ۔ب	۱
چک ۱۲۵ لدھڑ	۱
چک ۵ درکھانہ	۱
سمندری	۱
رتن چک ۸۹	۱
سہنڈ والہ	۱
چک ۳۲۱ ج۔ب	۱
میزان	۹

ضلع جھنگ

نام جماعت	تعداد بیعت
ربوہ	۳
چنیوٹ	۲
میزان	۵

ضلع منٹگمری

نام جماعت	تعداد بیعت
چک ٦/11.L	۲
منٹگمری	۱
داسین	۱
چک ۲۰/11.L	۱
میزان	۵

ضلع سرگودھا

نام جماعت	تعداد بیعت
چک ۱۱٦ جنوبی	۱
چک ۱۲۲ شمالی	۱
ہلال پور	۱
چک ۱۱٦ جنوبی	۱
میزان	۴

ضلع شیخوپورہ

نام جماعت	تعداد بیعت
چوہڑ کانہ	۲
چک دھیدو	۱
کیرانوالہ	۱
میزان	۴

ضلع گجرات

نام جماعت	تعداد بیعت
لکھانوالہ	۳
گجرات	۱
میزان	۴

ضلع ملتان

نام جماعت	تعداد بیعت
ملتان شہر	۴
میزان	۴

ضلع جہلم

نام جماعت	تعداد بیعت
چھپیانوالہ	۱
پنڈ دادنخاں	۱
جہلم	۱
میزان	۳

ضلع گوجرانوالہ

نام جماعت	تعداد بیعت
چک ۱/ج۔ب	۱
میزان	۱

ضلع لاہور

نام جماعت	تعداد بیعت
لاہور	۱
میزان	۱

ضلع مظفر گڑھ

نام جماعت	تعداد بیعت
ڈگر سنادال	۱
میزان	۱

ضلع راولپنڈی

نام جماعت	تعداد بیعت
راولپنڈی	۱
میزان	۱

ضلع ڈیرہ غازیخان

نام جماعت	تعداد بیعت
بستی ودسہ	۱
میزان	۱

ضلع کیمل پور

نام جماعت	تعداد بیعت
کیمل پور	۱
میزان	۱

صوبہ سندھ

نام جماعت	تعداد بیعت
ناصرہ آباد	۴
محمودہ آباد	۴
کراچی	۲
کمال ڈیرہ	۱
روشن نگر	۱
بی۔سی خادم	۱
ظفر آباد	۱
جمال پور	۱
میزان	۱۵

صوبہ بنگال

نام جماعت	تعداد بیعت
ممبورا	۳
ناروا	۳
درگاہ رام پور	۲
کھریہ برہمن بڑیا	۱
میزان	۹

صوبہ کشمیر و جموں

نام جماعت	تعداد بیعت
چارکوٹ	۴
کھرفان کیمپ	۱
پنج گام	۱
میزان	٦

صوبہ مالابار

نام جماعت	تعداد بیعت
کالیکٹ	۳
کوٹار	۲
میزان	۵

صوبہ بہار اڑلیسہ

نام جماعت	تعداد بیعت
کوٹ ڈھیکانال	۲
ہزگاؤں	۱
میزان	۳

بہاول پور اسٹیٹ

نام جماعت	تعداد بیعت
منڈی ہارون آباد	۱
چک ۸۳	۱
میزان	۲

صوبہ سرحد

نام جماعت	تعداد بیعت
پشاور	۱
میزان	۱

حیدر آباد۔ دکن

نام جماعت	تعداد بیعت
سکندر آباد	۱
میزان	۱

ممالک غیر

نام جماعت	تعداد بیعت
سوڈان	۱
فری ٹاؤن	۷
افریقہ	۳۱
گلاسکو سکاٹ لینڈ	۱
FIRENZE - اٹلی	۴
سوئٹزرلینڈ	۱
ہالینڈ	۲
شرق اردن	۴
لنڈن	۳
پیرس	۱
ڈیورک	۲
ملایا	۴
میزان	٦١

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری دفتر مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۷۹۴ میں نذیر احمد ولد جان محمد صاحب عمر ۲۰ سال ساکن رلیو کے ڈاکخانہ بڈو کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرا باپ زندہ موجود ہے۔ وہ موصی بھی ہے۔ اس وقت موضع رلیو کے میں بصورت مہاجر میرے قبضہ میں ۵ ایکڑ زمین برائے کاشت کے لئے ہے اسکی جو آمد ہوگی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو انشاء اللہ سالانہ یا ششماہی ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی میری وصیت ثابت ہوگی۔ العبد: مجاہد نذیر احمد ولد چوہدری جان محمد ساکن رلیو کے ڈاکخانہ بڈو کے تحصیل ڈسکہ نذیر احمد بقلم خود گواہ شد۔ امیر جماعت چوہدری جان محمد گواہ شد: سکرٹری مال شریف الدین احمد گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا بقلم خود علی محمد۔

وصیت نمبر ۱۸۰۵ میں حکیم محمد علی ولد میاں جلال الدین صاحب عمر ۷۶ سال ساکن منڈی قائم آباد ڈاکخانہ مانگٹ ڈزالر ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائداد حسب ذیل ہے۔ چار کنال پندرہ مرلہ بنجر واقع موضع سلیم پور۔ قیمت زمین بنجر ایک صد روپیہ ایک عدد بھینس قیمت دو صد روپیہ کل میزان ۳۰۰/- روپیہ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۳۰/- روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد بوقت وفات جو ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔
(العبد:۔ حکیم محمد علی موصی قائم آباد۔ گواہ شد بقلم خود اللہ ظفر مبلغ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۸۰۳ میں حسین بخش ولد محمد بخش صاحب عمر ۷۰ سال موضع چک ۱۹۴/R.B لاٹھیانوالہ ڈاکخانہ کھرڑیانوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اراضی تعدادی ۱۶ بیگھہ واقع موضع سندر گڑھ ضلع امرتسر میں بلا شراکت غیری تھی۔ اور سرمایہ اراضی مبلغ ۳۰۰۰/- روپیہ کی تھی جو ہندوستان مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے اور اگر اراضی ہذا مذکورہ بالا واپس مغربی پنجاب والی ملی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ صرف سالانہ آمدنی پر گذارا بصورت زمینداری ہے۔ جو اندازاً مبلغ تین سو روپیہ سالانہ ہو جاتی ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد مشرقی پنجاب والی کے علاوہ ثابت ہو گئی۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی آمد غیر معین ہے آمدنی کی کمی و بیشی کے مطابق ادا کرتا رہوں گا۔ العبد: حسین بخش ولد محمد بخش صاحب گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد مولوی رحیم بخش صاحب دیہاتی مبلغ

وصیت ع ۱۱۶۶۵: میں امۃ العزیز زوجہ خواجہ خلیل احمد صاحب عمر ۱۹ سال گوجرہ ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائداد مبلغ ۵۰۰/- روپیہ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے

کانٹے طلائی ۔ ۱۱ ماشہ قیمت مبلغ ۷۳/-/-
کلپ ؍؍ ۹ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۶۰/-/-
انام طلائی ۹ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۶۰/-/-
چوڑیاں نقرئی ۱۳ تولہ تیرہ روپے ۱۳/-/-

کل ۲۰۶/ روپے ۔ مذکورہ بالا حق مہر و زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں ۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی ۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ الامۃ :۔ امۃ العزیز موصیہ زوجہ خواجہ خلیل احمد گوجرہ ۔ گواہ شد :۔ امۃ الرشید سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ۔ گواہ شد :۔ امۃ الحق زوجہ خواجہ عبد الکریم صاحب درویش ۔ گواہ شد :۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت ع ۱۱۶۶۶: میں بلقیس بیگم زوجہ خواجہ نور الحق صاحب عمر ۲۲ سال ساکن گوجرہ جھنگڑ محلہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائداد صرف کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ ۶۰/-/-
پازیباں نقرئی ۱۶ تولہ ۲۰/-/-
حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپیہ جو کہ خاوند سے وصول کر لیا ہے مبلغ ۱۸۰/ روپیہ کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی ۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی ۔ الامۃ :۔ بلقیس بیگم المرقوم ۲۵ نومبر ۱۹۴۹ء گواہ شد :۔ امۃ الرشید بنت خواجہ عبد الحق صاحب سیکرٹری مال گوجرہ لائلپور ۔ گواہ شد :۔ امۃ الحق صاحب زوجہ خواجہ عبد الکریم صاحب خالد درویش ۔ گواہ شد :۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا ۔

وصیت نمبر ۱۱۶۶۷: میں مسماۃ عائشہ بی بی زوجہ خواجہ محمد الدین صاحب عمر ۴۰ سال ساکن گوجرہ جھنگڑ محلہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد سوائے حق مہر مبلغ ۵۰۰/- پانصد روپیہ کے کوئی نہیں ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتی ہوں ۔ زیور کوئی نہیں ہے میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوئی ۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ۔ الامۃ :۔ عائشہ بی بی زوجہ خواجہ محمد الدین صاحب گواہ شد :۔ امۃ الرشید بنت خواجہ عبد الحق صاحب

وصیت ع ۱۱۶۶۸: میں فاطمہ بی بی زوجہ خواجہ عبد الرشید صاحب عمر ۳۶ سال ساکن گوجرہ محلہ جھنگڑ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد : زیورات کنٹھہ طلائی وزنی ۳ ۳/۴ تولہ قیمت ۲۲۰/- کانٹے طلائی وزنی ۲ تولہ ۱۶۰/- انام طلائی ایک تولہ ۸۰/-/- چھپیاں نقرئی ۲۰ تولہ ۲۰/- روپے کل میزان ۴۸۰/- روپے ۔

مذکورہ بالا زیورات حق مہر میں وصول کر چکی ہوں ۔ حق مہر مبلغ ۳۲۰/- روپیہ تھا ۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں ہے ۔ مبلغ ۴۸۰/ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں ۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی سو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ۔ الامۃ :۔ فاطمہ بی بی اہلیہ خواجہ عبد الرشید صاحب گوجرہ ضلع لائلپور گواہ شد :۔ امۃ الرشید بنت خواجہ عبد الحق صاحب گوجرہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ ۔ گواہ شد :۔ امۃ الحق زوجہ خواجہ عبد الکریم صاحب خالد درویش گوجرہ ضلع لائلپور گواہ شد :۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت ع ۱۱۶۶۹: میں جنت بی بی زوجہ خواجہ عبد الحق صاحب عمر ۴۵ سال ساکن گوجرہ جھنگڑ محلہ ڈاکخانہ گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائداد سوائے حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپیہ کے اور کوئی نہیں ہے میں نے حق مہر وصول پا لیا ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دس روپیہ جیب خرچ ملتے ہیں ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور کرتی ہوں ۔ زیور کوئی نہیں ہے ۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوئی ۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ۔ الامۃ :۔ جنت بی بی ۔ اہلیہ خواجہ عبد الحق صاحب موصیہ ۔ گواہ شد :۔ امۃ الحق زوجہ خواجہ عبد الکریم صاحب خالد درویش قادیان گواہ شد :۔ امۃ الرشید بنت خواجہ عبد الحق صاحب گوجرہ ضلع لائلپور ۔

اعلان نکاح

حمیدہ بیگم بنت چوہدری نور حسن صاحب موضع تلونڈی جھنگلاں کا نکاح بشیر احمد ولد چوہدری دین محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ موضع الھوال کے ساتھ بعوض ۵۰۰/- روپیہ حق مہر پر مولوی غلام مصطفیٰ نے پڑھا ۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ دعا کریں خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے ۔ آمین

چوہدری محمد منیر کلرک دفتر الفضل ،

دی ایسٹ افریقن کمپنی لمیٹڈ

حصہ داران کمپنی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ کمپنی نے جو منافعہ دینا منظور کیا تھا اس کے ڈیویڈنڈ وارنٹ (Dividend Warrants) حصہ داروں کو بھیجے جا رہے ہیں ۔ منافعہ صرف اُن حصہ داروں کو دیا جا رہا ہے جنہوں نے ساٹھ روپیہ فی حصہ کے حساب سے پورا روپیہ ادا کر دیا ہے جن کی طرف بقایا ہے ۔ اُن کو علیحدہ چٹھیاں لکھی جا رہی ہیں ۔ بقایا وصول ہونے پر وہ منافعہ کے حقدار ہوں گے ۔ تمام بقایا داران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنا بقایا جلد ادا کر دیں ۔۔۔ تا اُن کو بھی نفع میں سے حصہ دیا جا سکے ۔ منافعہ بحساب دس روپیہ فیصدی ادا کردہ روپیہ پر دیا گیا یعنی جس نے دس حصے ہیں ۔ اور اُس نے ساٹھ روپیہ فی صدی فی حصہ کے حساب سے چھ سو روپیہ ادا کر دیا ہے اُسکو ساٹھ روپیہ منافع ملیگا ۔ منافعہ تقسیم کرنے میں دیر اس وجہ سے ہوئی ۔ کہ انکم ٹیکس کا مطالبہ آج ۸ اگست ۱۹۴۹ء کو ملا ۔ یہ مطالبہ ۴۹۱۰۴/۳/- روپیہ کا ہے ۔ جو انشاء اللہ میعاد کے اندر ادا کر دیا جائیگا ۔ Dividend Warrants حبیب بنک لمیٹڈ لاہور پر جاری کئے گئے ہیں ۔ اُن کا روپیہ ۳۱ اگست ۱۹۴۹ء سے پہلے بینک سے وصول کر لینا چاہیئے کیش کرانے کی یہ آخری تاریخ ہے ۔ والسلام ۔ محررہ ۸ اگست ۱۹۴۹ء

عبد الحمید (ایف سی آئی) سیکرٹری ایسٹ افریقن کمپنی لمیٹڈ ۔ زرین پیلس مال لاہور

سنہ ۱۹۶۰ء میں چاند تک پہنچنے کی کوشش کی جائے گی

کینیڈا کی راکٹ سوسائٹی کا عزم

نیویارک ۱۰؍اگست کینیڈا کی راکٹ سوسائٹی کے ۲۸ سالہ نائب صدر برلیس ڈانگ کا کہنا ہے۔ کہ سوسائٹی سنہ ۱۹۶۰ء میں چاند تک سفر کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ سفر کے متعلق بہت سی تفاصیل پر فیصلہ کرنا ابھی باقی ہے اور ابھی بہت سی تحقیقات کرنا باقی ہیں اور ان تحقیقات پر لاکھوں ڈالر صرف ہوں گے۔ لیکن انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہم سنہ ۱۹۶۰ء میں سفر کرنے کے ارادے سے کوشاں ہیں۔ ابھی تک چاند میں جانے کے لئے جہاز تعمیر نہیں کیا گیا۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ موجودہ پلان کے تحت ایک ۲۰۰ فٹ لمبے اور ۵۰ فٹ قطر کے راکٹ کی ضرورت ہے۔ اس کا وزن ایک ہزار ٹن ہوگا اور اس میں کافی ٹیکنیکل اشخاص اور خوراک موجود ہوگی۔ اس راکٹ کو چلانے کے لئے بہت سے لوگوں نے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کر دی ہیں۔

ابھی تک اس مسئلے پر فیصلہ کرنا باقی ہے کہ اس راکٹ کو بنانے کے لئے کونسی دھات استعمال کی جائے۔ کیونکہ وزن کم سے کم رکھنا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی رفتار بہت زیادہ ہونی چاہیئے اور راکٹ ہر قسم کی آب و ہوا برداشت کرنے کے قابل ہو۔

اس بات کا بھی فیصلہ نہیں ہوا کہ کس مقام سے یہ راکٹ چاند کے سفر پر روانہ ہوگا۔ پھر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کوئی مقام جو خط استوا کے نزدیک ہو وہ بہتر رہے گا تاکہ راکٹ حرکت ارضی سے پوری طرح فائدہ اٹھا سکے۔

چاند سے واپس آنے کا مسئلہ بھی کافی پیچیدہ ہے۔ لیکن مسٹر ڈانگ کو یقین ہے کہ یہ مسئلہ کافی حد تک حل ہو چکا ہے۔ اس راکٹ کی دم میں خاص قسم کے پاؤں لگائے جائینگے جب یہ راکٹ چاند میں اترے گا تو ان پاؤں کو لمبا کر دیا جائے گا تاکہ وہاں سے دوبارہ سفر کر سکے۔

چاند کی طرف سفر کرنے والوں کے لئے راستے کے دو انتخاب ہیں ایک راستہ ۱۵ گھنٹے کا سیدھا سفر ہے۔ یہ کوشش بہت ہی مہنگی ہوگی۔ اور دوسرے راستے میں چار دن آنے میں اور چار دن جانے میں لگیں گے راکٹ کو چلانے میں بھی چند ایک مشکلات پیش آئیں گی۔ راکٹ کو چلانے کے لئے کس چیز کا استعمال کیا جائے۔ اس کا جواب ایٹم کی طاقت ہے۔ مسٹر ڈانگ کو امید ہے کہ سنہ ۱۹۶۰ء تک ایٹم کی طاقت کا عملی استعمال کیا جا سکیگا۔

غالباً مسٹر ڈانگ کے لئے سب سے بڑا مسئلہ سفر کے اخراجات کا پورا کرنا ہوگا۔ انکا اندازہ ہے کہ اس سفر پہ کم از کم ابتدائی تحقیقات کے لاکھوں ڈالر کے خرچ کے علاوہ ۵۰ لاکھ ڈالر صرف ہونگے۔ اس کے متعلق بھی مسٹر ڈانگ خوش امید ہیں۔ انہوں نے کہا یہ مسئلہ بین الاقوامی امداد سے حل ہو جائے گا۔ لیکن یہ اخراجات صرف کینیڈا میں بھی پورے کئے جا سکتے ہیں۔

(اسٹار)

واشنگٹن میں سونے کی قیمت میں اضافے پر غور

واشنگٹن ۱۰؍اگست کہا جاتا ہے کہ سونے کی قیمت کو بڑھانے کے مسئلے پر آئندہ ماہ واشنگٹن میں ہونے والی بین الاقوامی مالی فنڈ کی میٹنگ میں غور و خوض کیا جائے گا جنوبی افریقہ کے وزیر مالیات مسٹر ہیونگا نے دولت مشترکہ کی مالی کانفرنس کے دوران میں سونے کی قیمت میں اضافہ کرنے کے مسئلے کی حمایت کی تھی۔ اور اس نظریہ کے حق میں بعض دیگر حکومتیں بھی ہیں۔

اس کے حامی یہ جانتے ہیں کہ سونے کی قیمت میں اضافہ کرنے سے اسٹرلنگ علاقے کی اقتصادی مشکلات کا مستقل حل نہیں ہوگا لیکن اس سے اسٹرلنگ علاقے کی پوزیشن بہ کروڑ پونڈ سالانہ بڑھ جائے گی اور دو سال سے چار سال کے عرصے کے لئے اسٹرلنگ سرمائے کی کمی میں بہت کافی امداد ملے گی۔

کہا جاتا ہے کہ ایک اونس سونے کی قیمت میں ۱۲ پونڈ کے اضافے کی تجویز ہے۔ آج کل بیرٹین وڈ کے معاہدے کی رو سے ۸ پونڈ ۱۲ شلنگ اور تین پنس قیمت مقرر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ کے اقتصادی حلقے قیمت میں اضافے کو امید افزا خیال کرتے ہیں۔ لیکن وہ تجویز کو پیش کرنے میں پس و پیش کر رہے ہیں کیونکہ انہیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ امریکہ اس تجویز کے باعث کہیں اسٹرلنگ کی قیمت کو گرانے پر زور نہ دے اور اسٹرلنگ کی قیمت کو برقرار رکھنے کے لئے ابھی تک وائٹ ہال ثابت قدم ہے

(اسٹار)

لنکا اور برطانیہ کا فضائی معاہدہ

کولمبو ۱۰؍اگست۔ اس ہفتے لنکا اور برطانیہ کے درمیان ایک فضائی معاہدے پر دستخط ہو جائینگے۔ برطانیہ کی طرف سے قائم مقام ہائی کمشنر اور لنکا کی طرف سے وزیر مواصلات سرمان کرکلہ والا دستخط کریں گے۔ معاہدے کی رو سے دونو ملکوں کو ایکدوسرے کے ملک میں ہوائی سروس قائم کرنے کے اختیارات ہوں گے۔ (اسٹار)

چین میں امریکی سفیر آج واشنگٹن پہنچ رہے ہیں

ایشیا میں کمیونزم کی روک تھام پر غور کیا جائیگا

واشنگٹن ۱۰؍اگست۔ چین میں امریکی سفیر مسٹر لیٹن اسٹارٹ آج بذریعہ طیارہ یہاں پہنچ رہے ہیں ان کی آمد سے مشرق بعید میں امریکی پالیسی پر اعلےٰ پیمانے پر نئے بحث مباحثے شروع ہوں گے۔ ایک نظریہ کے مطابق برطانیہ۔ امریکہ۔ فرانس اور دوسری دلچسپی رکھنے والی طاقتوں کے (جن میں غالباً ہندوستان بھی شامل ہے) وزرا خارجہ جب ستمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کرنے کے لئے نیویارک آئینگے تو وہ مشرق بعید میں کمیونزم کا مقابلہ کرنے کے اقدامات پر ایک خفیہ کانفرنس کریں گے اگر مسٹر اسٹوارٹ کی رپورٹ میں اس بات کا ثبوت ہوا کہ چینی کمیونزم کی مزاحمت کرنے کی خواہش رکھتے ہیں تو بات دوسری ہے ورنہ حکومت اپنے اس فیصلے میں تبدیلی نہیں کرے گی۔ کہ وہ اب مارشل چیانگ کائی شک کو اور امداد نہ دے گی۔ اس قسم کی ایک پالیسی میں برطانیہ امریکہ، فرانس، آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور غالباً ہالینڈ کا فوجی اور سیاسی اشتراک شامل ہوگا۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ امریکہ کمیونسٹوں کو تنبیہ کر دے گا کہ ہانگ کانگ پر حملہ تیسری جنگ عظیم کا موجب ہو جائے گا (اسٹار)

مشرق بعید میں برطانوی بحری بیڑے کو طاقتور بنایا جائیگا

لندن ۱۰؍اگست ایک جانب مشرق بعید میں برطانوی بحری بیڑے کو اور دوسری جانب مشرقی افریقہ کے دفاع کو مضبوط بنایا جائے گا۔

اس علاقہ کے بحری بیڑے میں جس میں اس وقت تین کروزر چند تباہ کن اور چند چھوٹے جنگی جہاز ہیں، دو طیارہ بردار جہاز، چھ انچ دہانے والی توپوں کے تین کروزر تباہ کن آبدوزیں اور چھوٹے جنگی جہازوں کا پورا دستہ جو شامل ہوگا۔ مشرقی افریقہ کے دفاعی اقدامات کو مضبوط بنانے کے لئے پہلی تحریک جمعرات کے دن ہوگی جبکہ مشرقی افریقہ کی کمان کے کمانڈر انچیف لفٹننٹ جنرل جنرل سر آرتھر ڈولریپال سے اپنی کمان کے دورے پر روانہ ہوں گے وہ ماریشس ٹانگانیکا۔ شمالی اور جنوبی روڈیشیا اور صومالی لینڈ جائیں گے۔ جہاں وہ بڑے پیمانے مشوروں میں شریک ہوں گے۔ (اسٹار)

باغی چینیوں کیساتھ کمیونسٹوں کی جنگیں

شنگھائی ۱۰؍اگست۔ کمیونسٹ پریس نے اب اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ آنہوی کے صوبے میں اپریل اور مئی اور جون کے مہینوں میں کمیونسٹ فوجوں اور باغی کسانوں کے درمیان ۱۴۷ جھڑپیں ہوئیں ان جھڑپوں میں ۲۶۴۷ باغی مارے گئے اور ۱۰۰۱۴ زخمی ہوئے اور ۱۳۲۷ قید کر لئے گئے

باغیوں پر سیاسی نقصان کرنے کا الزام ہے ان پر یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے راستوں میں رخنہ اندازی کی اور انہوں نے خفیہ قوم پرست جماعتوں اور جاگیردار عناصر کو کمیونسٹوں کے خلاف بھڑکایا ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ اور عرب ممالک میں تجارت

لندن ۱۰؍اگست۔ محکمہ تجارت کے نئے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اس سال کے شروع کے پانچ ماہ میں برطانیہ اور عرب ممالک کے درمیان جو درآمد و برآمد ہوتی ہے۔ اسکی مالیت گذشتہ دو سال میں دوگنا ہو گئی ہے۔ جنوری سے مارچ تک چھ بڑے بڑے عرب ممالک۔ مصر، عراق، شام، شرق اردن، لبنان اور سعودی عرب نے تین کروڑ پونڈ کا مال برطانیہ سے خریدا۔ گذشتہ سال اسی عرصہ میں ۲ کروڑ ۵۵ لاکھ پونڈ اور سنہ ۱۹۴۷ء میں ۱ کروڑ ۸۷ لاکھ پونڈ کی مالیت کا سامان خریدا تھا۔ اسی عرصہ میں عرب ممالک نے ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ کا مال برطانیہ کو بھیجا۔ برخلاف اس کے ۱۹۴۷ء میں برآمد کے جانے والے مال کی قیمت ۹۸ لاکھ پونڈ تھی۔ (اسٹار)

ہندوستانیوں کے ساتھ لنکا کی پالیسی

کولمبو ۱۰؍اگست۔ لنکا کے دار المندوبین میں بجٹ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے ایک ہندوستانی ممبر ڈی راماکن نے کہا کہ ہندوستانیوں کے متعلق لنکا کی پالیسی متزلزل ہے۔

شہری حقوق کے ایکٹ کے تحت حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ لنکا میں رہنے والے ہندوستانی لنکا کے مستقل باشندے نہیں ہیں لیکن ایکسچینج کے متعلق یہ پالیسی ہے کہ ہندوستانی لنکا کے باشندے ہیں اور انہیں ہندوستان میں مقیم اپنے رشتہ داروں کو روپیہ روانہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ممبر مذکور نے کہا کہ حکومت دونوں باتوں پر عمل نہیں کر سکتی۔ یا تو ایک بات کو تسلیم کرے یا دوسری کو۔ (اسٹار)

بغداد ۱۰؍اگست اس سال حکومت عراق ایک طبی مشن حج کے زمانے میں امداد کرنے کیلئے حجاز روانہ کرنے والی ہے۔ حج سے واپس آنے والوں کے لئے بصرہ۔ الدلیم اور موصل کے مقامات پر قرنطینہ کے مراکز قائم کئے جائینگے (اسٹار)